98030 ـ صلاۃ توبہ

سوال

نماز توبہ کیسے ادا کی جاتی ہے، اور اس کی کتنی رکعات ہیں، اور کیا یہ عصر کے بعد ادا کی جا سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی کی اس امت پر رحمت ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے، اور یہ توبہ کا دروازہ اس وقت تك بند نہیں ہوگا جب تك روح نرخرے تك نہ پہنچ جائے، یا پھر سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو جائے.

اسی طرح اس امت پر اللہ تعالی کی یہ بھی رحمت ہے کہ اس نے ان کے لیے سب افضل ترین عبادات مشروع کی ہیں، جنہیں اللہ تعالی اپنے اللہ کے لیے وسیلہ بناتا ہے، اور اپنی توبہ کی قبولیت کی امید رکھتا ہے جو کہ نماز توبہ ہے، اور ذیل میں اس کے متعلقہ چند ایك مسائل پیش کیے جاتے ہیں:

1 ـ نماز توبہ کی مشروعیت:

نماز توبہ کی مشروعیت پر اہل علم کا اجماع ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے سنن ابو داود میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" جو کوئی بندہ بھی کوئی گناہ کرے اور پھر اچھی طرح وضوء کر کے دو رکعت نماز ادا کرے، اور پھر اللہ تعالی سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسے بخش دیتا ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اور جب ان سے کوئی فحش کام ہو جائےن یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فورا اللہ کا ذکر،اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، یقینا اللہ تعالی کے سوا کون گناہوں کو بخش سکتا ہے ؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اصرار نہیں کرتے .

سنن ابو داود حدیث نمبر (1521) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ابو داود میں صحیح کہا ہے.

اور مسند احمد میں ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" جو شخص اچھی طرح پورا وضوء کر کے پھر دو یا چار رکعت (راوی کو شك ہے) اچھی طرح خشوع و خضوع اور اللہ کے ذکر سے ادا کرتا اور پھر اللہ تعالی سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے بخش دیتا ہے "

مسند احمد کے محققین کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (3398) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ نماز توبہ کا سبب:

نماز توبہ کا سبب مسلمان شخص کا معصیت و نافرمانی کا مرتکب ہونا ہے، چاہے گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ، تو اس سے اسے فورا توبہ کرنی چاہیے، اور اس کے لیے یہ دو رکعت ادا کرنی مندوب ہیں، اور پھر اسے توبہ کے وقت اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی اچھا اور نیك عمل کرنا چاہیے، اور ان اعمال صالحہ میں سب سے زیادہ افضل نماز ہے، تو اس نماز کو اللہ تعالی کے ہاں اپنا وسیلہ بنا کر یہ امید رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائیگا، اور اس کے گناہ بخش دےگا.

3 ـ نماز توبہ کا وقت:

مسلمان شخص جب کسی گناہ سے توبہ کرنے کا عزم کر چکے تو اسے اس وقت نماز توبہ ادا کر کے توبہ کرنی چاہیے، اور یہ اس گناہ کے فورا بعد ہو یا دیر کے ساتھ اس میں کوئی فرق نہیں، گنہگار شخص پر واجب ہوتا ہے کہ وہ توبہ کرنے میں جلدی کرے، لیکن اگر وہ توبہ میں تاخیرکرتا ہے، یا پھر یہ کہے کہ توبہ کر لونگا، اور بعد میں توبہ کر لی تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے، کیونکہ توبہ اس وقت تك قبول ہوتی ہے جب تك درج ذیل امور میں سے کوئی ایك چیز نہ ہو جائے:

1 ـ جب روح نرخرہ تك پہنچ جائے یعنی نرخرہ بجنے لگے تو توبہ قبول نہیں ہوتی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی بندے کی توبہ اس وقت تك قبول کرتا ہے جب تك ا سکا نرخرہ بجنا نہ شروع ہو "

علامہ البانی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (3537) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

2 ـ جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے تو توبہ قبول نہیں ہو گی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کر لی اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2703).

اور یہ نماز ہر وقت ادا کرنی مشروع ہے، اس میں ممنوعہ اوقات (مثلا نماز عصر کے بعد) بھی شامل ہیں، کیونکہ یہ نماز ان نمازوں میں شامل ہوتی ہے جو کسی سبب کی بنا پرادا کی جاتی ہے، تو اس کے سبب کے وجود کی بنا پر نماز ادا کرنی مشروع ہو گی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اسباب والی نمازوں کو اگر ممنوعہ وقت سے مؤخر کیا گیا تو وہ فوت ہو جائینگی، یعنی رہ جائینگی، مثلا: سجدہ تلاوت، اور تحیۃ المسجد سورج گرہن کی نماز، اور تحیۃ الوضوء کی دو رکعتیں، جیسا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، اور اسی طرح نماز استخارہ اگر کسی شخص کو استخارہ کی ضرورت ہو اور اسے مؤخر کیا جائے تو وہ رہ جائیگا، اور اسی طرح نماز توبہ، تو جب گناہ کرے تو اس پر فورا توبہ کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے مندوب ہے کہ وہ دو رکعت ادا کر کے توبہ کرے، جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں آیا ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ (23 / 215).

4 ـ نماز توبہ دو رکعت ہیں، جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں آیا ہے.

اور توبہ کرنے والے کے لیے اکیلے اور خلوت میں نماز توبہ ادا کرنا مشروع ہے، کیونکہ یہ ان نوافل میں سے ہے جن کی جماعت مشروع نہیں، اور اس کے بعد اس کے لیے استغفار کرنا مندوب ہے، اس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ کی حدیث سے ثابت ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں میں کوئی مخصوص سورتیں پڑھنا اور مخصوص اذکار ثابت نہیں، اس لیے وہ جو چاہے قرآت کر سکتا ہے.

اور نماز توبہ کے ساتھ توبہ کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ نیك اور صالحہ اعمال کرے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ہاں یقینا میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں اورایمان لائیں اور نیك عمل کریں، اور راہ راست پر بھی رہیں طہ (82).

اور توبہ کرنے والے کے لیے نیك اور صالحہ اعمال میں سب سے افضل عمل صدقہ ہے، کیونکہ صدقہ گناہوں کو مٹانے والے اسباب میں سب سے بڑا اور عظیم عمل ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اگر تم صدقہ و خیرات ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے، اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اللہ تعالی تمہارے گناہوں کو بخش دےگا البقرۃ (271).

اور کعب بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ جب اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول کی تو وہ کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری توبہ میں شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کردوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے "

تو وہ کہنے لگے: میں اپنا خیبر والا حصہ روك لیتا ہوں "

متفق علیہ.

تو خلاصہ یہ ہوا کہ:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز توبہ ثابت ہے.

2 ـ یہ نماز مسلمان کے لیے مشروع ہے جب بھی وہ کوئی گناہ کرے اور اس سے توبہ کرنے لیے نماز توبہ ادا کرے، چاہے گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ اور چاہے گناہ کے فورا بعد توبہ ہو یا کچھ مدت گزرنے کے بعد.

3 ـ نماز توبہ ہر وقت ادا کی جا سکتی ہے، اس میں ممنوعہ اوقات بھی شامل ہیں.

4 ـ توبہ کرنے والے کے لیے نماز توبہ کے ساتھ ساتھ اللہ کے قرب والے دوسرے اعمال بھی کرنے مستحب ہیں، مثلا صدقہ وغیرہ.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ا نکی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .